نماز باجماعت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، وَذَلِكَ بِأَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، وَلَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ، مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ، وَيَقُولُونَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ أَوْ يُحْدِثْ فِيهِ" آدمی کا اپنے گھر یا دوکان میں نماز پڑھ لینے سے مسجد میں باجماعت نماز ۲۵ گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور یہ اس طرح کی آدمی اچھی طرح وضو کرے اور صرف نماز کی خاطر مسجد جائے تو ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کو مٹاتا ہے۔ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور جب تک وہ نماز کی جگہ رہتا ہے فرشتے اس کے لئے برابر دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ اس پر سلامتی ہو، اس پر رحم فرما۔ آدمی جب تک دوسری نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے تو یہ سارا وقت گویا کہ نماز کی حالت میں رہتا ہے۔ (متفق علیہ)

ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز، تنہا نماز سے ۲۷ درجہ افضل ہے۔ (متفق علیہ)

جماعت کا حکم:

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سنت موکدہ ہے۔ جماعت، امام کے ساتھ ایک آدمی بھی شامل ہو جائے تو ہو جاتی ہے۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا باشعور بچہ۔ یہ جمہور فقہاء اور علماء کی رائے ہے۔ حنابلہ کے نزدیک جماعت واجب اور ضروری ہے۔ وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ ایک صحابی جو نابینا تھے، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ اے اللہ کے رسول مجھے کوئی مسجد تک لانے اور لے جانے والا نہیں ہے، کیا میں اپنے گھر ہی میں نماز پڑھ لیا کروں؟ رسول اللہ ﷺ نے انہیں رخصت دے دی کہ ایسا ہی کر لیا کرو۔ جب وہ جانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں واپس بلایا اور پوچھا کہ کیا اذان کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں سنتا

ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے کہا تو پھر مسجد میں آؤ۔(مسلم) ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی گاؤں یا دیہات میں تین مسلمان رہتے ہوں اور وہاں جماعت کے ساتھ نماز نہ ہوتی ہو تو گویا ان پر شیطان غالب آگیا۔۔لہذا تم لوگ جماعت کی پابندی کرو۔گلے سے بھٹکی ہوئی بھیڑ ہی کو بھیڑیا کھاتا ہے۔(ابوداؤد،نسائی)

جماعت کے لئے نکلنے کے وقت کے مستحب اعمال:

۱۔انسان میں یہ جذبہ ہو کہ نماز کی پکار پر میں لبیک کہہ رہا ہوں۔کہیں جماعت نہ چھوٹ جائے یا تاخیر ہو جائے۔جذبہ یہ ہو کہ صف اول میں جگہ مل جائے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْأَذَانِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ» اگر لوگ جان جائیں کہ اذان اور صف اول میں کیا ہے اور قرعہ اندازی کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہو تو لوگ اس کے لئے قرعہ اندازی کرنے لگیں۔(بخاری)

۲۔جب آدمی مسجد کے لئے گھر سے نکلے تو وقار اور متانت کے ساتھ چلے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِذَا سَمِعْتُمُ الإِقَامَةَ، فَامْشُوا إِلَى الصَّلاَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالوَقَارِ، وَلاَ تُسْرِعُوا، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا» جب تم مسجد کے لئے نکلو تو وقار اور متانت کا لحاظ کرو،جماعت کی فکر میں دوڑتے بھاگتے نہ جاؤ۔ جتنی نماز ملے اسے پڑھو اگر کچھ چھوٹ گئی ہو تو اسے مکمل کرو۔(متفق علیہ)

۳۔ آدمی اس مسجد میں نماز پڑھے جس میں بڑی جماعت ہوتی ہو خواہ وہ گھر سے دور ہی کیوں نہ ہو۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «صَلَاةُ الجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ، بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً» باجماعت نماز ۲۷ گنا افضل ہے انفرادی نماز سے۔(متفق علیہ) دوسری جگہ فرمایا کہ نماز میں جو جتنی دور سے آئے گا اسے اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔(بخاری)

وہ اعذار جن کی وجہ سے جماعت اور جمعہ ترک کیا جاسکتا ہے:

۱۔ایسا سخت مرض کہ وہ جماعت میں حاضری سے مانع ہو یا بہت زیادہ مشقت کا اندیشہ ہو۔رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض کے دوران حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم دیا۔(متفق علیہ)

۲۔ بارش ہو رہی ہو یا راستہ میں بہت زیادہ کیچڑ ہو یا بہت سخت سردی ہو یا آندھی طوفان آگیا ہو یا بہت تیز اور سخت دھوپ ہو یا بہت زیادہ تاریکی ہو۔ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ سفر میں ہوتے اور رات بہت تاریک یا بارش ہو رہی ہوتی تو اعلان کر دیا جاتا کہ لوگو! اپنے اپنے پڑاؤ میں نمازیں پڑھ لو۔ (متفق علیہ)

۳۔ جان، مال اور عزت و آبرو کا اگر خطرہ لاحق ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ، إِلَّا مِنْ عُذْرٍ» جو اذان سنے وہ مسجد میں آئے، البتہ اگر کوئی عذر ہو تو حاضری نہیں۔ (ابن ماجہ، ابن حبان)

۴۔ جس نے کچی پیاز یا لہسن کھا رکھا ہو یا اسی طرح کی کوئی اور بدبودار چیز تو جب تک اس کی بدبو ختم نہ ہو جائے وہ مسجد نہ جائے۔ فرمایا: "مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا، فَلْيَعْتَزِلْنَا, أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا, وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ" جس نے پیاز، لہسن کھا رکھا ہو وہ مسجد میں نہ آئے اور اپنے گھر ہی میں رہے۔ (متفق علیہ)

۵۔ ایسا فرد جو کسی جگہ قید کر دیا گیا ہو یا ہو گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا ﴿٢٨٦﴾ ﴾ (البقرة: ٢٨٦) ترجمہ: اللہ کسی متنفس پر اس کی مقدرت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا۔

۶۔ پیشاب پاخانہ کی حاجت ہو یا کھانا لگا دیا گیا ہو۔ کیونکہ یہ چیزیں خشوع خضوع میں حارج ہوتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ» اگر کھانا آگیا ہو یا کسی کو پیشاب پاخانے کی حاجت ہو تو اس وقت نماز نہ پڑھے۔ (احمد، مسلم، داؤد)